3831/2225

استفتاء نمبر 4/7

01اکتوبر،2013

استفتاء: **گوشت دے کر اُجرت پر کباب بنوانے کا حکم**

بسم اللہ

بخدمت جناب حضرت مفتی صاحب مد ظلہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

درج ذیل مسئلے میں شرعی رہنمائی درکار ہے:

موضوع: گوشت دے کر اُجرت پر کباب بنوانے کا حکم

آج کل شہروں میں مختلف کباب فروش گاہکوں کی فرمائش پر، گاہکوں کے لائے ہوئے گوشت کے کباب بنا کر مہیا کرتے ہیں۔اس طریقہءکار کی تفصیل تحریر کی جاتی ہے جو عموماً بڑے پیمانے پر کام کرنے والے معروف کباب فروشوں کے ہاں رائج ہے۔اس کے بعد اس سے متعلقہ سوالات ذکر کئے جائیں گے۔

طریقہءکار:

یہ کام کئی مراحل میں انجام پاتا ہے جو ترتیب سے درج ذیل ہیں:

مرحلہ نمبر1:

قربانی کے دنوں میں اشتہار لگا دیا جاتا ہے کہ "یہاں قربانی کے گوشت کے کباب بنائے جاتے ہیں"۔اب لوگ صبح کے مقررہ وقت میں قیمہ بنا ہوا گوشت لیکر آتے ہیں جس کو کبابی کا آدمی وزن کرتا ہے،اور وزن کے حساب سے کباب بنوانے کی اجرت (مثلاً فی کلو -/Rs.200) وصول کر لیتا ہے اور گاہک کو شام کا ایک مقررہ وقت وصولی کا بتا کر رسید دیتا ہے (جس پر رسید نمبر کے ساتھ ساتھ گوشت کا وزن بھی درج ہوتا ہے) اور اس گوشت کو اپنے پاس رکھ لیتا ہے۔

واضح رہے کہ اس میں گائے کا گوشت الگ اور بکرے کا گوشت الگ وصول کیا جاتا ہے (جس میں بتانے کی ذمہ داری گاہک کی ہوتی ہے)۔

مرحلہ نمبر2:

جب ایک مخصوص مقدار (مثلاً2من) میں گوشت جمع ہو جاتا ہے تو کبابی اس سارے گوشت (یعنی گائے یا بکرے میں سے کسی ایک قسم) کو خلط کر کے ایک مشین میں ڈال دیتے ہیں جس کو Compressor کہا جاتا ہے۔وہ اس بڑی مقدار کے گوشت کو Compress کرتی یعنی دباتی ہے جس کے نتیجے میں گوشت کا زائد پانی نکل جاتا ہے اور صرف گوشت باقی رہ جاتا ہے،

Compress کرنے کے عمل کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ سارا گوشت ایک ہی معیار کا ہو جائے اور سب میں یکساں معیار کا مصالحہ لگ سکے نیز تاکہ پانی نکلنے کے بعد گوشت کا اصل صافی وزن (Net Weight) معلوم ہو جائے اور پھر اس کے حساب سے بالکل درست مقدار میں مصالحہ لگایا جا سکے اور اس کو سیخوں میں لگاتے اور آگ پر بھوننے میں بھی سہولت ہو۔

خلاصہ یہ کہ اچھے معیار کے لئے یہ ایک ضروری عمل سمجھا جاتا ہے۔

دار الافتاء
فتوی نمبر ۲۱/۴۳۱

(جاری ہے۔۔۔)

مرحلہ نمبر3:

اس کے بعد اس پورے گوشت کی مقدار کے حساب سے مصالحہ اس مشین میں ڈالا جاتا ہے اور وہ مشین اس سارے مصالحے کو (جس میں مرچ، نمک، دھنیا، دہی، گھی وغیرہ شامل ہوتا ہے) گوشت کے ساتھ ملا دیتی ہے جس سے وہ سارا گوشت ایک ہی معیار کا، مصالحہ لگا ہوا آمیزہ بن جاتا ہے۔

مرحلہ نمبر4:

اب مختلف ملازمین اس گوشت کو سیخوں پر چڑھاتے ہیں اور ان کو سیخوں پر جمانے کیلئے ان پر دھاگہ لپیٹتے ہیں۔ ہر سیخ پر ایک خاص مقدار میں قیمہ چڑھایا جاتا ہے (مثلاً چار مٹھی فی سیخ) تاکہ ہر سیخ پر "تقریباً" یکساں وزن اور مقدار رہے۔

اب یہ کبابی کا اپنا تجربہ ہے کہ مثلاً ایک کلو گوشت میں اس مقدار کی 2 سیخیں چڑھیں گی۔

مرحلہ نمبر5:

اب ان سیخوں کو کوئلوں پر سینکا جاتا ہے اور یہ کباب تیار ہوتے رہتے ہیں۔

اب گاہک اپنی اپنی رسیدیں لیکر شام کے وقت آتے رہتے ہیں اور کبابی ہر ایک کی رسید دیکھ کر اس کے حساب سے سیخیں اتار کر اس کو دیدیتے ہیں۔ یعنی اگر کسی کا 5 کلو گوشت تھا تو اس کو دس سیخیں دیدیں۔ اسی طرح یہ چلتا رہتا ہے۔

بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ سب لوگوں کی ادائیگی کے بعد کچھ سیخیں بچ بھی جاتی ہیں۔

خلاصہ

مندرجہ بالا طریقہ کار کا خلاصہ یہ ہوا کہ:

1۔ لوگ اپنی قربانی کا گوشت کبابی کو کباب بنانے کے لیے دیتے ہیں اور اس عمل کی اجرت ادا کرتے ہیں۔

2۔ کبابی ایک جنس کے تمام گوشت کو خلط ملط کر کے اس میں اپنی ملکیت کا مصالحہ بھی اس طرح ملا دیتا ہے کہ اس کو الگ کرنا تقریباً ناممکن ہے (جیسا کہ فقہاءؒ نے ستو کو گھی میں ملانے والی مثال لکھی ہے)۔

3۔ کباب تیار ہونے کے بعد گوشت کی واپسی اندازے کے تحت ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ واپسی وزن کے حساب سے نہیں ہوتی اور وزن کے حساب سے واپسی ویسے بھی ناممکن ہے کیونکہ یہ اب خالص گوشت نہیں رہا بلکہ اس کے سابقہ وزن میں سے کچھ تو پانی کی شکل میں خارج ہو گیا اور پھر آگ پر خشک ہو کر اڑ گیا اور کچھ اس میں کبابی کی ملکیت (مصالحہ اور دھاگہ وغیرہ) شامل ہو گئی نیز تیار شدہ کباب وزن کے حساب سے بیچے بھی نہیں جاتے بلکہ ان کو "عددی" شمار کیا جاتا ہے (فی سیخ کے حساب سے)۔

سوالات

مندرجہ بالا تفصیلات کی روشنی میں درج ذیل سوالات کے جوابات درکار ہیں:۔

(1) کیا کباب بنانے کا مذکورہ بالا طریقہ کار شرعاً درست ہے؟

(جاری ہے۔۔۔)

(2) قربانی کے گوشت کی بیع جائز نہیں۔ کیا اس معاملے میں، کہ جب مختلف لوگوں کی ملکیت مخلوط ہو جاتی ہے اور پھر ہر ایک کو اس مخلوط مال میں سے حصہ ملتا ہے "قربانی کے گوشت کا استبدال بحکمِ بیع" تو نہیں پایا جارہا؟

(3) کیا کبابی اس گوشت کو خلط کر کے اور پھر اس میں اپنی ملکیت شامل کرنے سے اس کا مُستھلِک بن جائے گا؟ اور اس پر اس گوشت کا ضمان لازم ہوگا (جو کہ اصولاً مثلی ہونا چاہئے)؟

(4) اگر وہ مُستھلِک اور ضامن ہے تو کیا کباب کی صورت میں بحسابِ بیع ادائیگی کرنے سے ضمان ادا ہو جاتا ہے؟

(5) اس پورے معاملے میں کہیں "ربا" تو لازم نہیں آرہا ہے؟ جبکہ گوشت حقیقۃً تو اموالِ ربویہ میں سے ہے لیکن اس معاملے میں ایک فریق گوشت + پیسے دے رہا ہے اور دوسرا فریق گوشت + مصالحہ + دھاگہ دے رہا ہے اور مقدار مساوی یا کم یا زیادہ ہونے کا کوئی پتہ نہیں چل سکتا۔

(6) گاہکوں کو ادائیگی کرنے کے بعد اگر کچھ بچ جائے تو کیا وہ کبابی کی ملکیت ہے؟ اور اس کا اپنے استعمال میں لانا یا بیچنا جائز ہوگا؟ (واضح رہے کہ یہ گوشت اصلاً قربانی کا تھا)

(7) گاہکوں کے لئے اس معاملے کا کیا حکم ہوگا؟

(8) یہ بھی سامنے رہے کہ اس طریقہ ءکار کو کئی سال ہونے کے باوجود ابھی بھی بعض گاہک ایسے ہوتے ہیں جو اپنے طور پر یہ سمجھتے ہیں کہ ہر گاہک کا گوشت الگ الگ رکھا جاتا ہے (جیسا کہ قدیم طریقہ تھا) اور انہیں اس جدید، خلط کرنے والے طریقہ ءکار کا معلوم نہیں اور یقیناً اس میں کئی ایسے بھی لوگ ہوں گے جو علم ہونے پر اس سے راضی بھی نہیں ہوں گے، اس تناظر میں کبابی اور بقیہ سب گاہکوں کے لئے حکم میں کوئی فرق پڑے گا یا نہیں؟

(9) اگر یہ جائز نہیں تو پھر اس کا کیا حل ہے؟ نیز اب تک جو ہزاروں لوگوں کے معاملات ہوئے ان کا کیا حکم اور تلافی کا کیا طریقہ ہوگا؟ جبکہ ان کا کوئی ریکارڈ کسی بھی طرح کا موجود نہیں، اور اب تک کی آمدنی کا کیا حکم ہے جس کی مقدار کا کوئی اندازہ نہیں؟

(10) اگر بعینہ یہی معاملہ قربانی کے علاوہ گوشت کے ساتھ کیا جائے تو پھر کیا حکم ہوگا؟

براہِ کرم اس پیچیدہ اور اہم معاملے کے شافی جوابات دے کر ممنون فرمائیں

واجر کم علی اللہ

والسلام

اظفر اقبال رشید

برائے: SAG کباب ہاؤس، کراچی

دارالافتاء

(جواب منسلک ہے)

دار الافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیا

(۱،۶،۷،۸،۹)۔۔۔صورتِ مسئولہ میں اگر لوگوں میں یہ بات معروف ہو کہ کباب بنانے والا ہر ایک شخص کے گوشت کے الگ الگ کباب نہیں بناتا، بلکہ مختلف لوگوں کے گوشت کو ملا کر کباب تیار کرتا ہے اس کے باوجود لوگ اس کو کباب بنانے کے لئے گوشت دیتے ہیں تو یہ ان کی طرف سے گوشت خلط کرنے کی اجازت سمجھی جائے گی، اس صورت میں لوگوں کے دیئے ہوئے گوشت میں شرکتِ ملک قائم ہو جاتی ہے، اور کبابی کے پاس لوگوں کا گوشت امانت ہوگا، لہٰذا کباب والا اس کا اہتمام کرے کہ جس کا جتنا گوشت آیا ہے اتنے گوشت سے تیار کردہ کباب اس شخص کو ملیں اس میں کمی بیشی نہ ہو۔

اور اس کے لئے یہ طریقہ اختیار کیا جاسکتا ہے کہ گوشت لیتے وقت شروع میں وزن کر لیا جائے، اور جیسا کہ کبابی نے بتایا ہے کہ مسالہ لگانے کے بعد مجموعی وزن بڑھ جاتا ہے تو یوں کر لیا جائے کہ محتاط اندازہ کر کے سیخوں پر گوشت لگایا جائے تاکہ حتی الامکان ہر شخص کے گوشت کے وزن کے مطابق اس کو کباب مل جائیں، تاہم محتاط اندازہ کر کے کباب بنانے کے بعد اب کبابوں کا وزن کرنا اور گاہک کے دیئے ہوئے گوشت کے بالکل ہم وزن کباب دینا ضروری نہیں، کیونکہ گوشت اگرچہ اموال ربویہ میں سے ہے اور اس کا باہم تبادلہ یا مشترکہ گوشت کی تقسیم کمی بیشی کے ساتھ جائز نہیں، لیکن کباب بننے کے بعد عرفاً اس کی حیثیت وزنی کے بجائے عددی کی ہو جاتی ہے، اور وزنی شیٔ کے بدلہ میں عددی چیز دیتے وقت برابری ضروری نہیں بلکہ کمی بیشی ہو جائے تو وہ سود نہیں ہوتی جیسا کہ فقہاء کرام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین نے آٹے کی روٹی کے بدلے میں بیع کو کمی بیشی کے ساتھ جائز قرار دیا ہے، کیونکہ آٹا کیلی ہے اور روٹی عددی ہے، لہٰذا صورتِ مسئولہ میں گوشت (جو کہ وزنی ہے) لیکر بعد میں کباب دینا (جو کہ عددی ہے) درست ہے، اور مسالہ لگانے کی وجہ سے جو تھوڑا بہت گوشت کبابی کے پاس بچ جاتا ہے وہ کبابی اپنے مسالے کے بدلے خود رکھ سکتا ہے لوگوں کو واپس کرنا ضروری نہیں۔

البتہ یہ واضح رہے کہ دکاندار کے پاس لوگوں کا گوشت امانت ہوتا ہے، اس لئے کبابی کے لئے قصداً یہ جائز نہیں ہوگا کہ وہ سیخوں پر قیمہ کم لگا کر آخر میں اپنے لئے بچالے، ہاں اگر محتاط اندازے اور کوشش کے باوجود قیمہ بچ جائے تو اسے اس کی طرف سے لگائے گے مسالے کا عوض قرار دیا جاسکتا ہے، اور لوگوں کو اس بارے میں اطلاع کر دی جائے مثلاً ایک واضح تحریری اعلان دکان پر اس طرح لگا دیا جائے کہ جس کو ہر آنے والا پڑھ سکے، اِسی طرح یہ اعلان اہتمام کے ساتھ گاہکوں کو دی جانے والی رسید کی پشت پر بھی تحریر کر دیا جائے جس میں اس طرح لکھا ہو:

"یہاں لوگوں کے دیئے ہوئے جانوروں کے گوشت جمع کر کے (ایک دوسرے کے گوشت کو) آپس میں ملا کر کباب بنائے جاتے ہیں، البتہ چھوٹے جانور کے گوشت کو الگ جمع کیا جاتا ہے اور بڑے جانور کے گوشت کو الگ، اور ہماری پوری کوشش ہوگی کہ جس نے جتنے وزن کا گوشت دیا ہے اتنے ہی وزن کی سیخیں اس کو مل جائیں البتہ کبابوں میں چونکہ مسالہ شامل کیا جاتا ہے جس کی وجہ سے وزن بڑھ جاتا اس لئے اگر تھوڑا سا گوشت یا کباب ہمارے پاس بچ گئے تو وہ ہماری طرف سے لگائے گئے مسالے کے عوض میں ہم رکھ لیتے ہیں۔"

اور اگر ابتدائی خلط مالکان کی اجازت کے بغیر ہوا تو کبابی سب گوشت والوں کے لئے ان کے گوشت کا ضامن بن گیا چنانچہ جب ہر ایک کے گوشت کا ضمان ادا کیا تو ضمان کی ادائیگی مکمل ہوگئی۔

المحيط البرهاني في الفقه النعماني - (٦ / ٣٥٦)

وبيع الدقيق بالخبز، وبيع الحنطة بالخبز يجوز متساوياً ومتفاضلاً بعد أن يكون يداً بيد، وهذا لأن المجانسة بين الخبز والحنطة، وإن كانت قائمة من وجه؛ لأن الخبز أجزاء دقيق قد طبخت، فالإتفاق في القدر فائت من وجه؛ لأن أحدهما كيلي والآخر عددي.

وفي مثل هذا لا يجرى الربا فالأصل أن الربا النقد لا يحرم إلا بوصفين، وهو القدر والجنس، ونعني بالقدر الكيل في المكيلات، والوزن في الموزونات، فإذا اتفق البدلان جنساً وكيلاً، أو وزناً يحرم الفضل، وما لا فلا

الهداية في شرح بداية المبتدي - (٣ / ٦٥)

قال: "ويجوز بيع الخبز بالحنطة والدقيق متفاضلا" لأن الخبز صار عدديا أو موزونا فخرج من أن يكون مكيلا من كل وجه والحنطة مكيلة. وعن أبي حنيفة رحمه الله أنه لا خير فيه، والفتوى على الأول، وهذا إذا كانا نقدين؛ فإن كانت الحنطة نسيئة جاز أيضا، وإن كان الخبز نسيئة يجوز عند أبي يوسف رحمه الله وعليه الفتوى، وكذا السلم في الخبز جائز في الصحيح، ولا خير في استقراضه عددا أو وزنا عند أبي حنيفة رحمه الله لأنه يتفاوت بالخبز والخباز والتنور والتقدم والتأخر. وعند محمد رحمه الله يجوز بهما للتعامل، وعند أبي يوسف رحمه الله يجوز وزنا ولا يجوز عددا للتفاوت في آحاده.

الفتاوى الهندية – (٣ / ١١٨)

وبيع الحنطة بالخبز والخبز بالحنطة وبيع الخبز بالدقيق والدقيق بالخبز قال بعضهم يجوز متساويا ومتفاضلا وعليه الفتوى لأن الحنطة كيلية وكذا الدقيق والخبز وزنيان فيجوز بيع أحدهما بالآخر متفاضلا ومتساويا إذا كانا نقدين وإن كان أحدهما نسيئة إذا كان الخبز نقدا جاز عند علمائنا وإن كانت الحنطة أو الدقيق نقدا والخبز نسيئة لا يجوز في قول أبي حنيفة – رحمه الله تعالى – وعند أبي يوسف – رحمه الله تعالى – يجوز وهو رواية عن أبي حنيفة وعليه الفتوى كذا في الظهيرية

الفتاوى الهندية – (٣ / ١٢٠)

وفي الفتاوى العتابية اللحم النيء بالمطبوخ يجوز سواء عند أصحابنا – رحمهم الله تعالى – ويحرم التفاضل إلا أن يكون في المطبوخ شيء من التوابل كذا في التتارخانية

الفتاوي التاتارخانية(٨/٣٦٢)

١٢١٩٤:وفي الفتاوي العتابية:واللحم النيء بالمطبوخ يجوز سواء عند أصحابنارحمهم الله ويحرم التفاضل،الأن يكون في المطبوخ شيء من التوابل ،عن أبي يوسف أن التفاضل في اللحم المطبوخ لايعتبر

(٢)۔۔۔۔صورتِ مسئولہ میں قربانی کے گوشت کا استبدال بحکم بیع اگرچہ ہے لیکن یہ بیع ممنوع نہیں، کیونکہ ممنوع وہ بیع ہے جس میں قربانی کے گوشت کا دراہم ودنانیر اور نقود سے تبادلہ کیاجائےاور جہاں تبادلہ گوشت کا گوشت سے ہو وہ بیع ممنوع نہیں۔

فتاوى قاضيخان – (٣ / ٢١١)

* و لو اشترى بلحم الأضحية حبوبا جاز * و كذا لو اشترى لحما بلحم جاز و لو اشترى بلحم الأضحية جرابا لا يجوز * و لو اشترى بجلد الأضحية لحما للأكل لا يجوز إلا في رواية و عن محمد رحمه الله تعالى أنه يجوز الكل قالوا و الأصل في هذا أنه يجوز بيع غير المأكول بغير المأكول * و يجوز بيع المأكول بالمأكول و لا يجوز بيع غير المأكول بالمأكول و لا بيع المأكول بغير المأكول *

الفتاوى الهندية – (٥ / ٣٠١)

ولو اشترى بلحمها حبوبا جاز، ولو اشترى بلحمها لحما جاز قالوا: والأصح في هذا أنه يجوز بيع المأكول بالمأكول وغير المأكول بغير المأكول، ولا يجوز

بيع غير المأكول بالمأكول، ولا بيع المأكول بغير المأكول هكذا في الظهيرية وفتاوى قاضي خان.

(۳،۴)۔۔۔۔صورتِ مسئولہ میں جبکہ لوگوں کی طرف سے گوشت خلط کرنے کی اجازت ہو تو کبابی گوشت کو خلط کرکے اپنے مسالہ جات لگا کر اس چیز کو ہلاک کرنے والا شمار نہیں ہوگا، کیونکہ اصل گوشت ہلاک نہیں ہوا، بلکہ خلط ہوا ہے اور اس خلط میں مستاجرین کی اجازت شامل ہے۔

(۵)۔۔۔مذکورہ طریقہ کار میں کبابی اور گاہکوں کے باہمی معاملے میں ربا لازم نہیں آتا، کیونکہ ربا اس صورت میں ہوتا جب کہ دونوں طرف گوشت کی حیثیت وزنی کی ہی رہتی، حالانکہ مذکورہ صورت میں کباب عددی ہیں تو وزنی کا تبادلہ عددی کے ساتھ ہوا جس میں تفاضل جائز ہے، لہٰذا مذکورہ صورت میں ربا لازم نہیں آتا۔

(۱۰)۔۔۔کبابی کے لئے اوپر ذکر کردہ طریقے کار میں قربانی کے گوشت اور عام گوشت میں کوئی فرق نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ واللہ سبحانہ اعلم بالصواب

محمد سالم عفی عنہ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۴/شعبان المعظم/۱۴۳۵ھ

۳/جون/۲۰۱۴ء